السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک ایسے تاجر کے پاس کام کرتا ہوں' جو رشوت کے بغیر کام کرتا ہی نہیں ۔ میں اس کا حساب کتاب کرات ہوں 'اس کے کام کی نگرانی کرتا اور اس کی تنخواہ لیتا ہوں تو کیا ایسے تاجر کے پاس کام کرنے کی وجہ سے گناہ ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً : اس بات کو اچھی طرح جان لیجئے کہ وہ رشوت حرام ہے 'جسے انسان کسی باطل کام کے لیے دے مثلاً قاضی کو رشوت دے تاکہ وہ اس کے حق میں ناجائز فیصلہ کردے یا کسی سرکاری ملازم کو رشوت دے تاکہ وہ اس کے کسی کام کو معاف کردے 'جو حکومت کے نزدیک ناقابل معافی ہو تو ان جیسے امور کے لیے رشوت دینا حرام ہے ۔

جس رشوت کے ذریعے سے انسان اپنے حق کو حاصل کرنا چاہے کہ اس کے بغیر اس کے لیے اپنے حق کو حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں لینے والے کے لیے رشوت بلاشبہ حرام ہوگی مگر دینے والے کے لیے نہیں کیونکہ دینے والا تو اپنے حق کو حاصل کرنے کے لیے دے رہا ہے 'البتہ لینے والا ضرور گناہ گار ہے کیونکہ وہ ناحق مال لے رہا ہے ۔

بہرحال اس مناسبت سے میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس گھٹیا اور شرعاً حرام کام سے اجتناب کرنا چاہیے 'جسے عقل بھی پسند نہیں کرتی ۔ بعض لوگ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے ۔ ۔ لوگوں کے حقوق ادا کرنے اوران کے معاملات کو آسان بنانے کے سلسلہ میں اس وقت تک اپنے فرائض ادا ہی نہیں کرتے 'جب تک انہیں مال نہ دیا جائے حالانکہ یہ انکے لیے حرام ہے ۔ اس میں حکومت کی بھی خیانت ہے اور جو ان کے سپرد امانت ہے اس کی بھی 'نیز باطل طریقے سے مال کھانا اور اپنے بھائیوں پر ظلم کرنا بھی ہے 'لہذا انہیں چاہیے کہ اللہ عزوجل سے ڈریں اور جس بار امانت کو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے اس کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں ۔

اس اصول کی بنیاد پر رشوت کا معاملہ کرنے والے اس تاجر شخص کے پاس کام کروانا حرام ہے کیونکہ حرام کام کرنے والے کے پاس کام کرنے میں اس کی اعانت ہے اور حرام کام میں اعانت کرنا حرام او ءر گناہ کے کام میں شرکت ہے لہذا آپ بغور جائزہ لیں کہ اگر یہ شخص اپنے حق کو حاصل کرنے کے لیے رشوت دیتا ہے تو پھر اس کے پاس کام کرنے میں آپ کو کوئی گناہ نہیں ہوگا بصورت دیگر گناہ اور اس کے پاس کام کرنا حرام ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص326

محدث فتویٰ